بولی تو ستم خوف سے خود خاک بہ سر تھا
ہر لفظ میں اک ضرب ید اللہ کا اثر تھا

دمشق کے دربار میں

خطبۂ حضرت زینب سلام اللہ علیہا

مرکز افکار اسلامی

+92-335-51625579, +964-771-4671046
www.afkareislami.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث عشق دو باب است کربلا و دمشق

یکی حسینؑ رقم کرد و دیگری زینبؑ

کربلا کی دہکتی ریت پر بہتّر پیاسے تلواروں اور نیزوں کے وار سہہ کر سو گئے ۔ ان شہیدوں کے سردار وارثِ انبیاءؑ بنے اور آپؑ کے سپاہی جان دے کر ناصرِ دینِ خدا بنے۔ سید الشہداءعلیہ السلام کے بارے میں علّامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

مقصد او حفظ آئین است و بس

دین کی حفاظت کے لیے کربلا کے شہیدوں نے اپنا کردار ادا کیا۔ شام غریباں کو حضرت امام سجاد علیہ السلام کی امامت میں نبیؐ کی نواسیؑ ، شیرِ خدا کی شیر دل بیٹی، بنتِ زہراءؑ حضرتِ زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا نے اپنا جہاد شروع کیا۔

لوٹو تبرکات علیؑ و بتولؑ کو　　　　قیدی بنا کے لے چلو آلِ رسول کو

کے اعلان سے قاتلوں کی فوج نے خیموں کو آگ لگا کر اپنی فتح کا چراغاں کیا، نبی زادیوں نے چادر لٹا کر اپنی قربانی دے کر سید الشہداءعلیہ السلام کے مشن کی بقاء کا آغاز کیا۔

مخدومہ وقت کے امام کو جلی ہوئی پشت پر اُٹھا کر شعلوں سے بچا لائی، یتیموں اور بیواؤں کو تسلیاں دیتے ہوئے کائنات کی مشکل ترین رات گزار دی، شجاعتِ علوی کی وارث بن کر گیارہ محرّم کو بھائیوں ، بیٹوں ، بھتیجوں کے قاتلوں کے سامنے مقتل میں آ گئی اور اپنے جہاد کا رجز یوں پڑھا:

"جو بچ گیا تیری مقتل سے وہ کام میری ردا کرے گی"

کربلا سے کوفہ پہنچی "صدقہ ہم پر حرام ہے" کہہ کر اولادِ رسولؐ ہونے کا اعلان کیا۔ کربلا کی محافظ و مفسّر بن کر، خود کو باپ کی شجاعت و جرأت کی وارث ثابت کرتے ہوئے ظلم و ستم کے

ایوانوں میں زلزلہ بپا کر دیا۔ باپ کے لہجے میں نہج البلاغہ کے خطبوں کا انداز اپنایا اور کل جہاں علی علیہ السلام بطور حکمران خطبے دیتے تھے وہاں بطور اسیر پہلا خطبہ دیا۔ کیا طرزِ گفتگو تھی! کہ علی علیہ السلام کے صحابی عبداللہ بن عفیف کو پوچھنا پڑا کہ علی علیہ السلام کا کونسا بیٹا بول رہا ہے۔

تخت وحکومت کے نشے میں ابن زیاد نے گستاخانہ انداز میں کہا "حمد ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو ذلیل کیا۔"

مخدومہ اس کے جواب میں اپنی عظمت کا اظہار یوں فرماتی ہیں "حمد ہے اس ذات کی جس نے نبوت کے ذریعہ ہمیں عزت وکرامت بخشی اور درود وسلام ہو میرے بابا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ "ابی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا لفظ استعمال کر کے بتا دیا جس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہو میں اُس کی بیٹی ہوں۔

بحرانوں اور طوفانوں سے دین کو بچاتے ہوئے، کوفہ میں انقلاب کی یوں بنیاد رکھی کہ تھوڑی مدت بعد انہی محلّات میں انہی حکمرانوں کے کٹے سَر جناب مختار کی خدمت میں لائے جا رہے تھے۔

کوفہ کے حکمرانوں کے سَر جھکاتی ہوئی، بھائیوں کے کٹے اور بیبیوں کے کھلے سروں کے ساتھ مشکل ترین سفر پر دمشق کی طرف چلی۔

لے کر اُٹھی جو غیرتِ شبیرؑ کا علم
توڑیں یزیدیت کی چٹانیں قدم قدم

دکھوں اور تکلیفوں کی درجنوں منزلیں طے کر کے وہاں پہنچی جہاں سے بھائی سے بیعت طلب کی گئی تھی اور انکار پر سَر کٹا تھا۔ اس انداز سے پہنچی کہ گردن ی میں اسیری کی رسن ہے، سَر کھلا ہے، ہاتھ بندھے ہیں، یتیم اور بیوائیں ساتھ ہیں۔ دربار میں فتح کا جشن ہے۔ شام کے نام نہاد زعماء، حکومتوں کے سفراء اور فوج کے سردار موجود ہیں۔ سجے ہوئے تخت کے زینے پر حکومت کا

نشہ پکا کرنے کے لیے نبی کے نواسے کا سر رکھا ہے اور یزید ہاتھ میں چھڑی لیے اُس سے گستاخیاں کر رہا ہے۔

شیرِ خدا کی شیر دل بیٹی نے اُدھر ماحول کو دیکھا، اِدھر اپنے فریضے کا سوچا تو فصاحت و بلاغت اور جرأت وشجاعت علی علیہ السلام کو دُہرانا شروع کیا۔ امیرالمومنین علیہ السلام نہج البلاغہ خطبہ ۲۳۰ میں فرماتے ہیں: "ہم اقلیم سخن کے فرمانروا ہیں"۔

علی علیہ السلام کی بیٹی نے عمل سے اس حکمرانی کو استعمال کرتے ہوئے خطبہ شروع کیا۔ یہ خطبہ کے الفاظ نہیں، ذوالفقار کی دَھار کے تیز وار تھے۔

اس کتابچہ میں جناب زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کا دربار یزید میں بیان کردہ خطبہ پیش خدمت ہے۔ بہت سے مؤرخین نے مخدومہ کے خطبہ دینے کا ذکر کیا ہے جیسے ابن اثیر نے اسد الغابہ ج ۷ میں اور کچھ نے خطبہ نقل کیا۔ ہم نے اس کا اردو ترجمہ مفسّر قرآن علّامہ شیخ محسن علی نجفی دام ظلہ کی کتاب "خطبۂ فدک" سے لیا ہے۔ اس خطبہ کو اہل سنت عالم جناب مولانا اسحاق مدنی مرحوم نے بڑی تفصیل سے بیان کیا۔ یوٹیوب پر اُن کی تقریباً ایک گھنٹے کی ویڈیو "حضرت زینبؑ کا خطبہ" کے عنوان سے موجود ہے۔ آئیں خطبہ کے ماحول اور خود خطبہ کے مفاہیم کو سمجھیں اور پھر "لبیک یا حسینؑ" کہتے ہوئے مشن امام حسینؑ وحضرت زینبؑ کو بڑھائیں۔

والسلام

مقبول حسین علوی

مرکز افکارِ اسلامی

۱۲ اگست ۲۰۲۳

دربار یزید میں حضرت زینبؑ کا تاریخی خطبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ وَاٰلِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔ صَدَقَ اللّٰہُ کَذٰلِکَ یَقُوۡلُ

﴿ثُمَّ کَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیۡنَ اَسَآءُوا السُّوۡٓاٰی اَنۡ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَ کَانُوۡا بِہَا یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ﴾

اَظَنَنۡتَ یَا یَزِیۡدُ حَیۡثُ اَخَذۡتَ عَلَیۡنَا اَقۡطَارَ الۡاَرۡضِ وَاٰفَاقَ السَّمَاءِ، فَاَصۡبَحۡنَا نُسَاقُ کَمَا تُسَاقُ الۡاُسَارٰی اَنَّ بِنَا عَلَی اللّٰہِ ھَوَانًا، وَبِکَ عَلَیۡہِ کَرَامَةً وَاَنَّ ذٰلِکَ لِعِظَمِ خَطَرِکَ عِنۡدَہٗ، فَشَمَخۡتَ بِاَنۡفِکَ، وَنَظَرۡتَ فِیۡ عِطۡفِکَ جَذۡلَانَ مَسۡرُوۡرًا حِیۡنَ رَاَیۡتَ الدُّنۡیَا لَکَ مُسۡتَوۡثِقَةٌ وَالۡاُمُوۡرَ مُتَّسِقَةٌ وَحِیۡنَ صَفَا لَکَ مُلۡکُنَا وَسُلۡطَانُنَا۔

فَمَھۡلًا مَھۡلًا، اَنَسِیۡتَ قَوۡلَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

﴿وَلَا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّمَا نُمۡلِیۡ لَہُمۡ خَیۡرٌ لِّاَنۡفُسِہِمۡ ؕ اِنَّمَا نُمۡلِیۡ لَہُمۡ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِثۡمًا ۚ وَلَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ثنائے کامل عالمین کے پروردگار کے لیے ہے اور اللہ تعالی کا درود ہو اس کے رسول اور ان کی آل پر، سچ فرمایا اللہ تعالی نے:

"پھر جنہوں نے بُرا کیا ان کا انجام بھی برا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تکذیب کی تھی اور وہ ان کا مذاق اڑاتے تھے"۔ (سورۂ روم، آیہ ۱۰)

اے یزید! کیا تیرا یہ گمان ہے کہ زمین و آسمان کے راستے ہم پر بند کر کے اور ہم کو اسیروں کی طرح در بدر پھرا کر اللہ تعالی کی بارگاہ میں ہماری منزلت میں کمی آ گئی اور تو عزت دار بن گیا۔ اور اللہ کے نزدیک تیری اہمیت بڑھ گئی؟ اس گمان سے تیری ناک چڑھ گئی اور تو اپنے تکبر میں مگن ہے اور خوشی سے پھول رہا ہے۔ یہ دیکھ کر کہ دنیا کی سلطنت پر تیری گرفت مضبوط اور امور مملکت منظم ہیں۔ یہ دیکھ کر کہ ہم پر حکومت اور سلطنت کرنے کا تجھے موقعہ مل گیا۔

ٹھہر یزید ٹھہر!!! کیا تو نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان فراموش کر دیا:

"اور کافر لوگ یہ گمان نہ کریں کہ ہم انہیں جو ڈھیل دے رہے ہیں وہ ان کے لیے بہتر ہے، ہم تو انہیں صرف اس لئے مہلت دے رہے ہیں کہ یہ لوگ اپنے گناہ میں اور اضافہ کریں اور آخر کار ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے"۔

(سورۂ آل عمران آیہ ۱۷۸)

اَمِنَ الْعَدْلِ يَابْنَ الطُّلَقَاءِ! تَخْدِيْرُكَ حَرَائِرَكَ وَ اِمَائَكَ، وَ سَوْقُكَ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبَايَا، قَدْ هَتَكْتَ سُتُوْرَهُنَّ، وَ اَبْدَيْتَ وُجُوْهَهُنَّ، تَحْدُوْ بِهِنَّ الْاَعْدَاءُ مِنْ بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ، يَسْتَشْرِفُهُنَّ اَهْلُ الْمَنَاهِلِ وَ الْمَنَاقِلِ، وَ يَتَصَفَّحُ وُجُوْهَهُنَّ الْقَرِيْبُ وَ الْبَعِيْدُ، وَ الدَّنِيُّ وَ الشَّرِيْفُ، لَيْسَ مَعَهُنَّ مِنْ رِجَالِهِنَّ وَلِيٌّ، وَ لَا مِنْ حُمَاتِهِنَّ حَمِيٌّ۔

وَ كَيْفَ يُرْتَجٰى مُرَاقَبَةُ مَنْ لَفَظَ فُوْهُ اَكْبَادَ الْاَزْكِيَاءِ، وَ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنْ دِمَاءِ الشُّهَدَاءِ، وَ كَيْفَ يَسْتَبْطِئُ فِيْ بُغْضِنَا اَهْلَ الْبَيْتِ مَنْ نَظَرَ اِلَيْنَا بِالشَّنَفِ وَ الشَّنَآنِ وَ الْاِحَنِ وَ الْاَضْغَانِ۔

ثُمَّ تَقُوْلُ غَيْرَ مُتَاَثِّمٍ وَ لَا مُسْتَعْظِمٍ

لَاَهَلُّوْا وَ اسْتَهَلُّوْا فَرَحًا ثُمَّ قَالُوْا يَا يَزِيْدُ لَا تُشَلْ۔

مُنْتَحِيًا عَلٰى ثَنَايَا اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ سَيِّدِ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، تَنْكُتُهَا بِمِخْصَرَتِكَ، وَ كَيْفَ لَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ وَ قَدْ نَكَأْتَ الْقَرْحَةَ، وَ اسْتَاْصَلْتَ الشَّاْفَةَ بِاِرَاقَتِكَ دِمَاءَ ذُرِّيَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَ نُجُوْمِ الْاَرْضِ مِنْ اٰلِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَ تَهْتِفُ بِاَشْيَاخِكَ، زَعَمْتَ اَنَّكَ تُنَادِيْهِمْ، فَلَتَرِدَنَّ وَ شِيْكًا مَوْرِدَهُمْ وَ لَتَوَدَّنَّ اَنَّكَ شَلَلْتَ وَ بَكِمْتَ، وَ لَمْ تَكُنْ قُلْتَ مَا قُلْتَ وَ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ۔

اے ہمارے آزاد کیے ہوؤں کی اولاد! کیا یہی انصاف ہے؟ تیری عورتیں اور کنیزیں پردے میں ہوں اور نبیؐ زادیوں کو اسیر بنا کر پھرایا جائے ان کی چادریں چھین لی جائیں اور ان کو بے نقاب کیا جائے، دشمن ان کو ایک شہر سے دوسرے شہر پھرائے، گھاٹ پر بیٹھنے والے اور راہرو ان کو جھانک کر دیکھتے ہیں، قریبی و اجنبی، کمینے اور شریف سب تماشا کر رہے ہیں، ان خواتین کے ساتھ مردوں میں سے کوئی سرپرست موجود ہے اور نہ ان کا کوئی حمایتی موجود ہے۔

ایسے شخص سے رعایت کی امید کیسے کی جاسکتی ہے جو پاکباز ہستیوں کا کلیجہ چبانے والا ہو اور جس کا گوشت شہیدوں کے خون سے اگا ہو؟ وہ شخص ہم اہلبیتؑ کے بغض میں کوئی کسر کیسے اٹھائے گا جس نے ہم پر عداوت کی نظر رکھی ہو؟۔

پھر کسی احساس جرم کے بغیر تم نے آسانی سے یہ بات بھی اُگل دی:

آلِ احمدؐ سے انتقام کو دیکھ کر میرے اسلاف خوش ہو کر چلاتے اور کہتے: یزید تیرا بازو شل نہ ہو۔

ابوعبداللہ' جوانان جنت کے سردار کے ہونٹوں کی طرف ان کے ساتھ اپنی چھڑی سے گستاخی کرتا ہے، تو نے ایسی باتیں کرنا ہی تھیں کیونکہ تو نے زخموں کو اور گہرا کردیا ہے، اپنے پرانے زخم کا مداوا چاہتا ہے۔ محمدؐ کی اولاد اور روئے زمین پر آل مُطلب کے چاند تاروں کا لہو بہا کر تو اپنے اسلاف کو پکارتا ہے۔ تیرا گمان ہے کہ تو ان مردوں کو آواز دے رہا ہے جبکہ تو خود بھی اسی گھاٹ اترنے والا ہے جہاں وہ ہیں۔ پھر تیرا دل چاہے گا کاش ہاتھ شل ہوتا اور زبان بند ہو جاتی، جو کہا وہ نہ کہتا اور جو کیا وہ نہ کرتا۔

اَللّٰھُمَّ خُذْ بِحَقِّنَا، وَ انْتَقِمْ مِنْ ظَالِمِنَا، وَاَحْلِلْ غَضَبَكَ بِمَنْ سَفَكَ دِمَاءَنَا، وَ قَتَلَ حُمَاتَنَا، فَوَاللّٰهِ مَا فَرَيْتَ اِلَّا جِلْدَكَ، وَلَا حَزَزْتَ اِلَّا لَحْمَكَ، وَ لَتَرِدَنَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ بِمَا تَحَمَّلْتَ مِنْ سَفْكِ دِمَاءِ ذُرِّيَّتِهٖ، وَ انْتَهَكْتَ مِنْ حُرْمَتِهٖ فِىْ عِتْرَتِهٖ وَ لُحْمَتِهٖ، حَيْثُ يَجْمَعُ اللّٰهُ شَمْلَهُمْ، وَيَلُمُّ شَعْثَهُمْ، وَيَاْخُذُ بِحَقِّهِمْ۔

﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾

وَ حَسْبُكَ بِاللّٰهِ حَاكِمًا، وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّمَ خَصِيْمًا، وَ بِجَبْرَئِيْلَ ظَهِيْرًا، وَ سَيَعْلَمُ مَنْ سَوّٰى لَكَ وَ مَكَّنَكَ مِنْ رِقَابِ الْمُسْلِمِيْنَ، بِئْسَ لِلظَّالِمِيْنَ بَدَلًا، وَ اَيُّكُمْ شَرٌّ مَكَانًا، وَ اَضْعَفُ جُنْدًا۔

وَ لَئِنْ جَرَّتْ عَلَىَّ الدَّوَاهِىْ مُخَاطَبَتَكَ، اِنِّىْ لَاَسْتَصْغِرُ قَدْرَكَ، وَ اَسْتَعْظِمُ تَقْرِيْعَكَ، وَ اَسْتَكْثِرُ تَوْبِيْخَكَ، لٰكِنَّ الْعُيُوْنَ عَبْرٰى، وَ الصُّدُوْرَ حَرّٰى۔

اَلَا فَالْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ لِقَتْلِ حِزْبِ اللّٰهِ النُّجَبَاءِ بِحِزْبِ الشَّيْطَانِ الطُّلَقَاءِ، فَهٰذِهِ الْاَيْدِىْ تَنْطِفُ مِنْ دِمَائِنَا،

اے اللہ! ہمارا حق ہم کو دلا دے، جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے ان سے انتقام لے اور جن لوگوں نے ہمارا لہو بہایا، ہمارے حامیوں کو قتل کیا ان پر اپنا غضب نازل فرما۔ قسم بخدا! اے یزید تو نے خود اپنی کھال نوچی ہے اور خود اپنے گوشت کو چیرا کاٹا ہے اور تجھے رسولؐ کے حضور پیش ہونا ہوگا ان کی اولاد کا خون بہانے کا اور ان کی عترت اور رشتہ داروں کی بے حرمتی کر کے رسول کی بے حرمتی کا جرم لے کر جہاں اللہ تعالیٰ رسول و اولاد رسول کو اکٹھا فرمائے گا اور برگزیدہ ہستیوں کو ایک جگہ جمع فرمائے گا پھر ان کو ان کا حق دلائے گا۔

"جو لوگ راہ خدا میں مارے گئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس سے رزق پا رہے ہیں۔" (سورہ آل عمران، آیہ ۱۶۹)

فیصلے کے لئے اللہ اور مدعی کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی ہیں، مددگاری کے لیے جبرائیل کافی ہے۔ ان لوگوں کو اپنے انجام کا علم ہو جائے گا جنہوں نے تیرے لیے زمین ہموار کی اور تجھ کو مسلمانوں کی گردنوں پر مسلط کر دیا۔ ظالموں کی سزا بہت بری ہو گی۔ وہاں تمہیں پتہ چلے گا کہ کس کا ٹھکانہ برا اور کس کے حمایتی بے حقیقت ہیں۔

اگرچہ میں تجھ سے مخاطبت کی مصیبت سے دوچار ہوں تاہم میں تجھے چھوٹا، بے وقعت سمجھتی ہوں اور تیری سرزنش کو بڑی جسارت سمجھتی ہوں اور تیری دھمکی کو حد سے زیادہ سمجھتی ہوں مگر آنکھیں اشکبار ہیں اور دلوں میں سوزش ہے۔

دیکھو نہایت تعجب کا مقام ہے اللہ کا پاکیزہ نسل پر مشتمل گروہ، فتح مکہ کے موقعہ پر آزاد کردہ شیطانی حزب کے ہاتھوں قتل ہوا ہے، ان کے ہاتھوں سے ہمارا خون ٹپک رہا ہے۔

وَالْاَفْوَاهُ تَتَحَلَّبُ مِنْ لُحُوْمِنَا، وَ تِلْكَ الْجُثَثُ الطَّوَاهِرُ الزَّوَاكِيُ تَنْتَابُهَا الْعَوَاسِلُ، وَ تُعَفِّرُهَا اُمَّهَاتُ الْفَرَاعِلِ۔

وَلَئِنِ اتَّخَذْتَنَا مَغْنَمًا لَتَجِدُ بِنَا وَ شِيْكًا مَغْرَمًا حِيْنَ لَا تَجِدُ اِلَّا مَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ۔

﴿وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ﴾

وَاِلَى اللهِ الْمُشْتَكٰى، وَعَلَيْهِ الْمُعَوَّلُ۔

فَكِدْ كَيْدَكَ، وَ اسْعَ سَعْيَكَ، وَ نَاصِبْ جُهْدَكَ، فَوَاللهِ لَا تَمْحُوْ ذِكْرَنَا، وَ لَا تُمِيْتُ وَحْيَنَا، وَ لَا تُدْرِكُ اَمَدَنَا، وَ لَا تَرْحَضُ عَنْكَ عَارَهَا، وَ هَلْ رَأْيُكَ اِلَّا فَنَدٌ، وَ اَيَّامُكَ اِلَّا عَدَدٌ، وَ جَمْعُكَ اِلَّا بَدَدٌ ﴿يَوْمَ يُنَادِى الْمُنَادِىْ﴾

﴿اَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾۔

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ، اَلَّذِىْ خَتَمَ لِاَوَّلِنَا بِالسَّعَادَةِ وَ الْمَغْفِرَةِ، وَلِاٰخِرِنَا بِالشَّهَادَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ نَسْأَلُ اللهَ اَنْ يُكْمِلَ لَهُمُ الثَّوَابَ، وَيُوْجِبَ لَهُمُ الْمَزِيْدَ، وَيُحْسِنَ عَلَيْنَا الْخِلَافَةَ، اِنَّهُ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ، وَ

﴿حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾

اوران کے لب اور دندان سے ہمارے گوشت چبانے کے آثار ظاہر ہور ہے ہیں۔

وہ پاکیزہ اجسام غیر محفوظ پڑے ہیں۔

اگر تو ہمیں اسیر بنانے کو اپنے مفاد میں سمجھتا ہے تو کل اس کا خسارا اٹھانا پڑے گا، جہاں تجھے وہی ملے گا جو تو نے آگے بھیجا ہوگا۔

"تیرا رب اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں"۔ (سورہ فصلت، آیہ ۴۶)

ہم صرف اللہ تعالیٰ سے اپنا حال بیان کرتے ہیں اور صرف اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اے یزید! تو اپنی چال چل، اپنی پوری کوشش کر، اپنی جد و جہد کو تیز تر کر، قسم بخدا! تو ہمارا ذکر مٹا نہ سکے گا، نہ تو ہماری وحی کو ختم کر سکے گا، نہ تو ہماری منزل کو پا سکے گا، نہ تو اس عار و ننگ کا دھبہ دھو سکے گا۔ تیری رائے غلط ہے، تیری زندگی تھوڑی رہ گئی ہے۔ تیری جمعیت کا شیرازہ بکھرنے والا ہے۔ جب منادی ندا دے گا۔

"ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو"۔ (سورہ ہود، آیہ ۱۸)

ثنائے کامل ہو اللہ ربّ العالمین کے لیے جس نے ہمارے پیشرو بزرگوں کو سعادت و مغفرت سے نوازا اور ہماری آخری ہستی کو شہادت و رحمت عنایت فرمائی۔ ہم اللہ سے ثواب کی تکمیل کا سوال کرتے ہیں جو ان کے لیے ثواب مزید کا موجب بنے اور ان کے جانشینوں پر احسان فرما۔ بیشک وہ رحم کرنے والا مہربان ہے۔

"ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔" (سورۂ آل عمران، آیہ ۱۷۳)

جنابِ زینبؑ عالیہ کے خطبہ پر تبصرہ

یزید کا دربار شامیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا مگر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سب کو سانپ سونگھ گیا ہے۔ ہر شخص بے حس و حرکت اس طرح بیٹھا یا کھڑا تھا جس طرح پتھر کی مورتیں۔ ان کی زبانیں اور ان کے ہونٹ چپکے ہوئے تھے۔ ان کے دل دریائے حیرت میں غوطے کھا رہے تھے، ان کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں جب شیر خدا کی بیٹی لاکھوں کے مجمع میں شیر کی طرح دھاڑ رہی اور رعیت کے سامنے ان کے بادشاہ کو للکار رہی تھیں۔ خود یزید دانت پیس پیس لیتا، ہونٹ چباتا تاؤ پیچ کھا رہا تھا مگر زبان سے ایک لفظ نہ نکلتا تھا۔ سیّدہ کی بیٹی کی تقریر، روانی کا ایک چشمہ تھا کہ ابلا چلا آ رہا اور فصاحت کا ایک دریا تھا جو بہے چلا جا رہا تھا اور کون اس سے انکار کر سکتا ہے کہ اس تقریر سے بی بی زینب سلام اللہ علیہا نے صداقت اور حق گوئی کا حق ادا کر کے اسلام کی ناقابل فراموش خدمت انجام دی۔ اس تقریر سے شامیوں کو معلوم ہو گیا کہ خلافت، ملوکیت میں تبدیل ہو کر اسلام کو کیسا زبردست دھچکا لگا ہے۔

''سیّد کی بیٹی'' صفحہ 160، تحریر علامہ رازق الخیری

مولا علی علیہ السلام کا خطبہ

اَلَا اِنَّ اللِّسَانَ بَضْعَةٌ مِّنَ الْاِنْسَانِ، فَلَا يُسْعِدُهُ الْقَوْلُ اِذَا امْتَنَعَ، وَ لَا يُمْهِلُهُ النُّطْقُ اِذَا اتَّسَعَ، وَ اِنَّا لَاُمَرَآءُ الْكَلَامِ، وَ فِيْنَا تَنَشَّبَتْ عُرُوْقُهُ، وَ عَلَيْنَا تَهَدَّلَتْ غُصُوْنُهُ

معلوم ہونا چاہیے کہ زبان انسان (کے بدن) کا ایک ٹکڑا ہے۔ جب انسان (کا ذہن) رک جائے تو پھر کلام اس کا ساتھ نہیں دیا کرتا اور جب اس کی (معلومات میں) وسعت ہو تو پھر کلام زبان کو رکنے کی مہلت نہیں دیا کرتا اور ہم (اہل بیتؑ) اقلیم سخن کے فرمانروا ہیں۔ وہ ہمارے رگ و پے میں سمایا ہوا ہے اور اس کی شاخیں ہم پر جھکی ہوئی ہیں۔[۱]

وَ اعْلَمُوْا رَحِمَكُمُ اللهُ اَنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ الْقَآئِلُ فِيْهِ بِالْحَقِّ قَلِيْلٌ، وَ اللِّسَانُ عَنِ الصِّدْقِ كَلِيْلٌ، وَ اللَّازِمُ لِلْحَقِّ ذَلِيْلٌ. اَهْلُهُ مُعْتَكِفُوْنَ عَلَى الْعِصْيَانِ، مُصْطَلِحُوْنَ عَلَى الْاِدْهَانِ، فَتَاهُمْ عَارِمٌ، وَ شَآئِبُهُمْ اٰثِمٌ، وَ عَالِمُهُمْ مُّنَافِقٌ، وَ قَارِئُهُمْ مُّمَاذِقٌ، لَا يُعَظِّمُ صَغِيْرُهُمْ كَبِيْرَهُمْ، وَلَا يَعُوْلُ غَنِيُّهُمْ فَقِيْرَهُمْ.

خدا تم پر رحم کرے! اس بات کو جان لو کہ تم ایسے دور میں ہو جس میں حق گو کم، زبانیں صدق بیانی سے کند اور حق والے ذلیل و خوار ہیں۔ یہ لوگ گناہ و نافرمانی پر جمے ہوئے ہیں اور ظاہر داری و نفاق کی بنا پر ایک دوسرے سے صلح و صفائی رکھتے ہیں۔ ان کے جوان بدخو، ان کے بوڑھے گنہگار، ان کے عالم منافق اور ان کے واعظ چاپلوس ہیں۔ نہ چھوٹے بڑوں کی تعظیم کرتے ہیں اور نہ مالدار فقیر و بے نوا کی دستگیری کرتے ہیں۔

[۱] نہج البلاغہ خطبہ نمبر 230

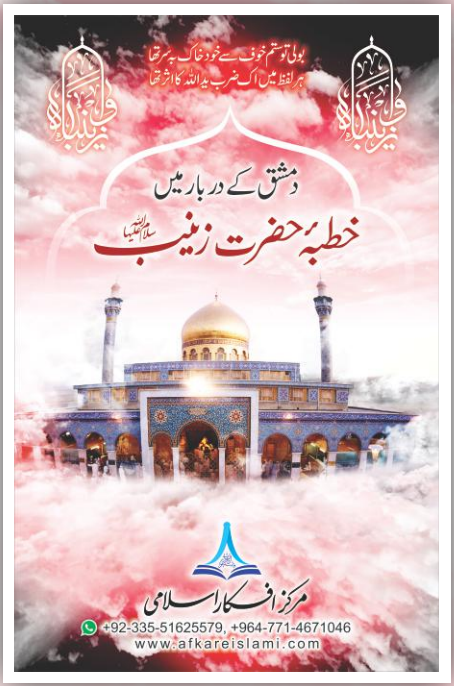
بولی تو ستم خوف سے خود خاک بہ سر تھا
ہر لفظ میں اک ضرب ید اللہ کا اثر تھا
دمشق کے دربار میں
خطبۂ حضرت زینب سلام اللہ علیہا
مرکز افکار اسلامی
+92-335-51625579, +964-771-4671046
www.afkareislami.com